رابطة العالم الإسلامي
MUSLIM WORLD LEAGUE

المؤتمر العالمي:
تعليم الفتيات في المجتمعات المسلمة: التحديات والفرص
The International Conference on: Girls' Education in Muslim Communities: Challenges and Opportunities

اعلان اسلام آباد برائے
مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم

اجراء

عالمی کانفرنس
مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم
چیلنجز اور مواقع

11-12 رجب 1446ھ
بمطابق 11-12 جنوری 2025ء

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ، وبعد:

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے، مسلم اقوام کی جانب سے، ان کے مختلف مذاہب، مکاتبِ فکر، اور ثقافتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے، اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیراعظم محمد شہباز شریف کی سرپرستی اور شرکت کے ساتھ یہ تاریخی اعلامیہ پیش کیا جارہا ہے۔
اس موقع پر رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل اور مسلم علماء کونسل کے چیئرمین، عزت مآب شیخ ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی موجود ہیں، جو مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ کے اس اہم اقدام کے بانی ہیں۔ ان کے ساتھ دنیا بھر کے نامور علمائے کرام، مفتیانِ عظام، اور ائمہ کرام کے علاوہ ان علاقوں کے نمائندے بھی شریک ہیں جہاں مسلم اقلیتوں کی بڑی تعداد آباد ہے۔ یہ تمام افراد اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے شریک ہوئے، جو اسلام کی حقیقی روح اور انسانی حقوق کی عکاسی کرتی ہے۔
اس کانفرنس میں اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کے سیکرٹری جنرل، جناب حسن ابراہیم بھی شریک ہیں، جو اقوام متحدہ کے بعد دنیا کی سب سے بڑی بین الاقوامی تنظیم کے رکن، 57 اسلامی ممالک کی نمائندگی کرتے ہیں۔
نوبل انعام یافتہ، لڑکیوں کی تعلیم کے لیے سرگرم عمل، عالمی شخصیت محترمہ ملالہ یوسفزئی بھی اس موقع پر موجود ہیں۔
رابطہ جامعاتِ اسلامیہ کے سیکرٹری جنرل پروفیسر سامی الشریف بھی رکن جامعات کی نمائندگی کرتے ہوئے تشریف لائے ہیں، جو اسلامی ممالک کی سرکاری اور نجی جامعات کی ایک بڑی تعداد پر مشتمل ہے۔
اس کانفرنس میں اسلامی ممالک کے وزرائے تعلیم اور وزرائے اعلیٰ تعلیم بھی شریک ہیں، جنہوں نے اس مہم کی حمایت اور لڑکیوں کی بلا شرط اور بلا مانع تعلیم کی حمایت کرنے والے اسلام کے حقیقی تصور کو واضح کرنے میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے شرکت فرمائی ہے۔
اقوام متحدہ سے وابستہ سرکاری بین الاقوامی تنظیموں اور تعلیم، خواتین کے حقوق اور انسانی حقوق سے متعلق بڑی غیر سرکاری تنظیموں کے سربراہان اور نمائندے بھی موجود ہیں۔
اقوام متحدہ کی زیر سرپرستی واحد یونیورسٹی، یونیورسٹی آف پیس کے صدر، پروفیسر فرانسسکو روخاس ارافینا بھی اس موقع پر موجود ہیں، جو اقوامِ متحدہ سے وابستہ ایک خصوصی یونیورسٹی ہے اور جس کے اعزازی سربراہ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل ہیں۔
اسلامی ممالک کی نیوز ایجنسیوں کے اتحاد کے ڈائریکٹر جنرل، جناب محمد عبد ربہ الیامی بھی تشریف فرما ہیں، جس میں تمام اسلامی ممالک کی حکومتی نیوز ایجنسیاں شامل ہیں۔ ان کے ہمراہ اسلامی ممالک کی نیوز ایجنسیوں کے سربراہان اور نمائندے بھی موجود ہیں، جنہوں نے اس مہم کی سرگرمیوں میں شرکت کی اور اس کی میڈیا کوریج کی ہے۔

اس عظیم اجتماع، اس کے پُرجوش عزم اور مضبوط اتحاد کے ساتھ، اس تاریخی اعلامیے کی توثیق کی گئی ہے۔ یہ اعلامیہ اپنی عملی نوعیت اور مثبت نتائج کے اعتبار سے منفرد ہے، جس پر کانفرنس کے اختتامی دن عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ وزیرِاعظم پاکستان جناب محمد شہباز شریف کی خصوصی سرپرستی میں، اور رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل اور چیئرمین مسلم علماء کونسل، شیخ ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی کی اس مہم کے جواب میں، لڑکیوں کو ان کے تعلیمی حقوق سے استفادہ کرنے کے قابل بنانے کے لیے متعلقہ اداروں کے درمیان اہم معاہدوں پر دستخط کیے گئے۔ یہ عالمی کانفرنس "مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم: چیلنجز اور مواقع" کے عنوان سے منعقد کی گئی تھی۔ مسلم اقوام اور ان کی ترقی کے لیے اپنی بڑی

ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے، لڑکیوں کی تعلیم کو اسلامی تہذیبی تصور کے مطابق فروغ دینا، اس کے راستے میں حائل رکاوٹوں کے لیے مؤثر حل تلاش کرنا، اور اس سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا اس کانفرنس کا مقصد تھا۔

کانفرنس نے "میثاق مکہ مکرمہ" اور "اسلامی مسالک کے درمیان پُل قائم کرنے کے چارٹر" جیسی دو تاریخی دستاویزات سے رہنمائی لیتے ہوئے، جو رابطہ عالم اسلامی نے مسلم علماء کے اتفاقِ رائے سے، ان کے مشترکہ قبلہ، مکہ مکرمہ سے جاری کی تھیں، اور جن میں خواتین کو ہر سطح پر تعلیم کے حصول کے قابل بنانے پر زور دیا گیا ہے، ایک متوازن طریقے سے جو ان کی فطرت کے مطابق ہو، اور اسلامی تعلیمات اور اقدار کے مطابق ہو، اور یہ کہ ان پر کسی قسم کا ظلم، ان کے کردار کو نظرانداز کرنا، ان کی عزت نفس کو پامال کرنا، یا ان کی اہمیت کو کم کرنا جائز نہیں ہے۔

امت مسلمہ کے جید علمائے کرام ومفتیان عظام اور فقہی مجالس کے نمائندگان کے بند کمرہ اجلاس کے نتائج کا جائزہ لینے کے بعد، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں رابطہ عالم اسلامی کی: "مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے اقدام" کے تحت، جمعہ 10 رجب 1446ھ کو کانفرنس ہال میں سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی اور چیئرمین مسلم علماء کونسل عزت مآب شیخ ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی کی زیر صدارت ایک بند کمرہ اجلاس منعقد ہوا۔
اس اجلاس میں اسلامی دنیا کے جید علمائے کرام ومفتیانِ عظام، فقہی مجالس، رابطہ عالم اسلامی کی اسلامی فقہ اکیڈمی اور اسلامی تعاون تنظیم کی بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی کے نمائندگان شریک ہوئے۔ اجلاس کا موضوع اسلامی دنیا کے اہم ترین مسائل میں سے ایک، یعنی "لڑکیوں کا تعلیم حاصل کرنے کا حق" تھا، جسے بغیر کسی حد بندی یا رکاوٹ یقینی بنانے پر غور کیا گیا۔
اجلاس کے اختتام پر، شرکاء نے متفقہ طور پر اعلان کیا کہ خواتین کی تعلیم ایک مشروع حق ہے جس پر امتِ مسلمہ کے علماء کا اجماع ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کے مطابق، علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد یا عورت) پر فرض ہے۔ شرکاء نے زور دے کر کہا کہ اس حق کو کسی خاص عمر، سطحِ تعلیم یا کسی مخصوص شعبے تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ نیز، اس سلسلے میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ کو شریعتِ اسلامیہ سے منسوب کرنا درست نہیں، کیونکہ امت کے تمام مکاتبِ فکر کے قدیم اور جدید علماء نے مردوں کی طرح خواتین کی تعلیم کی مشروعیت پر اجماع کیا ہے۔
شرکاء نے خواتین کی تعلیم کے بارے میں کسی بھی غلط فہمی کو جواز فراہم کرنے کے لیے شرعی نصوص کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے اور ان کے مقاصدِ عالیہ کی خلاف ورزی کے خطرات کی جانب بھی اشارہ کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ رسوم ورواج یا کسی اور مقصد کے لیے ایسا کرنا شریعت کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

اور اس بے مثال اور اہم اسلامی اجتماع کی اسٹریٹجک اور فیصلہ کن اہمیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے، جس میں مختلف اور بااثر مذہبی رہنماؤں نے اس اہم اور حل طلب مسئلے پر غور کرنے کے لیے شرکت کی ہے، جس کا ابھی تک کوئی حتمی مذہبی حل نہیں نکلا ہے۔ کیونکہ کسی بھی مذہبی مسئلے کا حل سیاسی، قانونی، معاشی پابندیوں یا دیگر اقدامات سے ممکن نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے مذہبی رہنماؤں کی فعال اور مؤثر شرکت ضروری ہے، جو اسلامی امت کے تمام علماء کی جانب سے اس مسئلے پر حقیقی مذہبی موقف واضح کریں، جن کا اس معاملے میں اثر ورسوخ اور مذہبی اختیار ہے۔

دنیا بھر کے مسلم معاشروں میں، خاص طور پر تنازعات اور کشیدگی کے شکار علاقوں میں، جہاں مواقع کم اور رکاوٹیں زیادہ ہیں، لڑکیوں کی تعلیم کی صورتحال پر غور کرنے اور موجودہ عالمی چیلنجز اور سماجی تبدیلیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، جو ترقیاتی پروگراموں پر منفی اثرات مرتب کر رہے ہیں، کانفرنس، اپنے اہم اور تاریخی اجلاس کے اختتام پر درج ذیل سفارشات پر متفق ہوئی:

1. مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم جیسے بنیادی مسئلے پر اس نوعیت کے پہلے اقدام کو سراہا گیا، جس میں دنیا بھر کے مذہبی قائدین نے شرکت کی، جو کروڑوں مسلمانوں پر اثر رکھتے ہیں۔ یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے جس نے صحیح راستہ اختیار کیا ہے اور مذہبی منطق اور درست طریقہ کار کے ذریعے لڑکیوں کی تعلیم کی حمایت کی ہے۔

2. اس بات پر زور دیا گیا کہ لڑکیوں کی تعلیم صرف ایک مذہبی فریضہ ہی نہیں بلکہ ایک اہم معاشرتی ضرورت بھی ہے۔ یہ ایک بنیادی حق ہے جس کی حفاظت الٰہی قوانین نے کی، اسلامی تعلیمات نے اسے لازم قرار دیا، عالمی معاہدوں نے اسے مضبوط کیا اور قومی آئین نے اس کو استحکام بخشا۔

3. اسلامی تعلیمات کے اصولوں کی روشنی میں تعلیمی عمل کو منظم کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا، تاکہ شناخت اور اقدار کا تحفظ ہو، اور ان تجربات سے استفادہ کیا جائے جو قومی اور عالمی سطح پر تعلیم اور تربیت کے معیار کو بلند کرنے میں معاون ثابت ہوئے۔

4. لڑکیوں کے تعلیمی حق کے تحفظ، ان کی تربیت کے مواقع کی ضمانت، اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اجتماعی کوششیں کرنے کا عزم ظاہر کیا گیا کہ تعلیم یافتہ خواتین کا کردار مستحکم خاندانوں کی پرورش اور پُرامن معاشروں کی تعمیر میں مثبت اثر ڈالے۔ اس سے دنیا میں امن و سکون، اور سماج کو انتہاپسندی، تشدد، جرائم اور الحاد سے بچانے میں مدد ملے گی۔

5. کچھ معاشروں کے رسوم و رواج سے جنم لینے والے انتہاپسندانہ خیالات، فتاویٰ اور نظریات سے خبردار کیا گیا جو لڑکیوں کی تعلیم میں رکاوٹ بنتے ہیں اور خواتین کو کم تر سمجھتے ہیں۔ یہ مذہب کا شرمناک استحصال ہے جس کا مقصد محرومی اور علیحدگی کی پالیسیوں کو جواز فراہم کرنا ہے۔

6. اسلامی ممالک کی حکومتوں کی مدد کے لیے تمام وسائل بروئے کار لانے پر زور دیا گیا، تاکہ تعلیم کے وسائل اور مضامین کو بہتر بنایا جاسکے، خاص طور پر لڑکیوں کی تعلیم کو قومی ترجیحات میں شامل کرتے ہوئے، ان کے تعلیمی حقوق کی ضمانت دی جاسکے اور پائیدار ترقی کے اہداف کے لیے کیے گئے بین الاقوامی وعدوں پر عمل درآمد ہو۔

7. غربت، تنازعات اور سماجی چیلنجز سے متاثرہ لڑکیوں کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لیے مفت اسکالرشپس دینے کی تجویز دی گئی۔

8. اسلامی فقہی اداروں کے فیصلوں اور علماء کے فتاویٰ پر توجہ دینے کی سفارش کی گئی، جو خواتین کے مختلف شعبوں میں تعلیم حاصل کرنے کے شرعی حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ ان فیصلوں اور فتاویٰ کو عام کرنے اور ان شاذ و نادر آراء کا مؤثر جواب دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا جو خواتین کے اس فطری اور دینی حق کی مخالفت کرتی ہیں۔

9. تعلیمی مواد کو ڈیجیٹل شکل میں تیار کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی، تاکہ تعلیمی ادارے اور بین الاقوامی تنظیمیں ایسا مواد تیار کریں جو لڑکیوں کے لیے تعلیم تک رسائی کو آسان بنائے، خاص طور پر دور دراز علاقوں میں۔

10. خصوصی ضروریات رکھنے والی لڑکیوں کے لیے تعلیمی پروگراموں کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا، تاکہ ان کے لیے موزوں تعلیمی ماحول فراہم کیا جا سکے اور تربیت یافتہ اساتذہ کی موجودگی یقینی بنائی جا سکے، تاکہ انہیں مساوی تعلیمی مواقع اور سماجی شرکت کا حق حاصل ہو۔

11. اسلامی ممالک کی قانون ساز تنظیموں کو دعوت دی گئی کہ وہ لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ کے لیے قوانین، ضوابط اور قومی نظام وضع کریں۔

12. مسلم دنیا کے سرکاری اور نجی میڈیا اداروں کو لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت پر شعور اجاگر کرنے کے لیے بیداری مہم اور تعلیمی پروگرام شروع کرنے کی دعوت دی گئی۔ ان مہمات میں ماہرینِ تعلیم، علما، ائمہ اور رہنماؤں کی شرکت کو یقینی بنایا جائے اور ان مخالف آوازوں کا جواب دیا جائے جو اس حق کی مخالفت کرتی ہیں، تاکہ اسلام کی اصل حقیقت کو واضح کیا جا سکے۔

13. ان مطالعات اور تحقیقی کاموں کی حمایت جو مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم پر توجہ دیتے ہیں اور اس کے فروغ کے لیے بہترین طریقے تجویز کرتے ہیں، نیز ان رکاوٹوں کو کم کرنے کی تجاویز پیش کرتے ہیں جو اس راستے میں حائل ہیں۔

14. رابطہ عالمِ اسلامی کے سیکریٹری جنرل اور چیئرمین مسلم علماء کونسل عزت مآب شیخ ڈاکٹر محمد بن عبد الکریم العیسی کی طرف سے پیش کی گئی اس بین الاقوامی شراکت داری کے وسیع پلیٹ فارم کے اقدام کی تعریف کی گئی، جو مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم کی حمایت کے لیے قائم کیا گیا ہے، اور جس میں اقوامِ متحدہ کی تنظیمیں، سرکاری اور نجی ادارے شامل ہیں۔

15. وہ تمام افراد یا ادارے جو ان مسلمہ اسلامی اور دینی اصولوں کی مخالفت کرتے ہیں یا ان پر تحفظات رکھتے ہیں، وہ- جیسا کہ اس اعلامیے کی دیباچے میں ذکر کیا گیا ہے- متفقہ طور پر امت مسلمہ کے دائرہ فکر سے خارج ہیں اور ان نظریات سے (خواہ انفرادی، ادارہ جاتی، عوامی یا نجی ہوں) اعلانِ براءت کیا جائے۔

16. کانفرنس کے شرکاء مذہبی پلیٹ فارمز، بشمول دینی اجتماعات اور اسلامی دنیا اور اقلیتی ممالک میں جمعے کے خطبات کے لئے واضح اور فیصلہ کن پیغام دیتے ہیں: اسلام کو بدنام کرنے اور خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی کی کوششیں بند ہونی چاہیے۔

17. اس اقدام کے محرک، سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی اور چیئرمین مسلم علماء کونسل عزت مآب شیخ ڈاکٹر محمد بن عبد الکریم العیسی کو کانفرنس کی تمام قراردادوں کو آگے بڑھانے اور عمل درآمد اور مادی اور اخلاقی طور پر ان کی حمایت کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے:

1/ اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے سیکرٹری جنرل کے ذریعے اسلامی حکومتوں تک "دونوں اداروں کے درمیان طے شدہ معاہدے کے تحت"۔

2/ مسلم ممالک (اور مسلم اقلیتوں والے ممالک) میں سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں تک۔

اختتامیہ: کانفرنس کے شرکاء نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر اعظم کا کانفرنس کی میزبانی اور حمایت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے رابطہ عالم اسلامی کا بہترین انتظامات پر بھی شکریہ ادا کیا اور اس اقدام کے محرک سے مطالبہ کیا کہ وہ اس اہم اقدام کے نتائج کی پیروی کے لئے ایک مستقل کمیٹی تشکیل دیں، بشمول ان معاہدات کے جو مؤثر عمل کو یقینی بناتے ہیں، جیسا کہ ان کے افتتاحی کلمات میں کہا گیا: "یہ اقدام ان شاءاللہ دستخط شدہ معیاری معاہدات کے ذریعے عملی اور واضح نتائج کا حامل ہوگا۔ یہ محض نعرہ یا رسمی اعلان نہیں ہوگا بلکہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک انقلابی تبدیلی ہوگا جس سے ہر محروم لڑکی اور ہر ضرورت مند معاشرہ مستفید ہوگا۔"

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

جاری شدہ:

"اسلام آباد، پاکستان"

12 رجب 1446ھ – 12 جنوری 2025ء

المؤتمر العالمي:
تعليم الفتيات في المجتمعات المسلمة: التحديات والفرص
The International Conference on: Girls' Education in Muslim Communities: Challenges and Opportunities

رابطة العالم الإسلامي
MUSLIM WORLD LEAGUE